Fikr-o-Nasar (Islamabad) vol. 2:2 (1964)
© rasailojaraid.com

افکار

(معاصر محترم هفته وار ' صدق جدید ، لکھنؤ کی حالیه اشاعت بابت ۲۴ جولائی سنه ۱۹۶۴ع میں جناب مولانا عبدالماجد دریا بادی نے اپنے مشہور و مقبول شذرات (''سچی باتیں،،) میں اس ماهنامه اور ادارے کو یاد فرمایا هے جس کے لئے هم ان کے شکر گزار هیں ۔ ان کا شذره من و عن درج ذیل هے ۔ آخر میں هم اپنی چند گزارشات ان کی خدمت میں بصد ادب پیش کر رهے هیں ۔ مدیر)

کراچی کا ایک اسلامی اداره ۔

کراچی کے دینی ماه نامه ''بینات'' میں دلی مسرت کے ساتھ یه خبر پڑھنے میں آئی :-

''مرکزی اداره تحقیقات اسلامی'' کراچی، کے ڈائرکٹر ڈاکٹر فضل الرحمن اور مدرسه عربیه اسلامیه' کراچی کے بانی و صدر حضرت مولانا بنوری میں دینی مسائل پر بالمشافه تبادله خیال اور افہام و تفہیم کی صورت نکل آئی هے ۔ امید هے که باهمی تعاون سے سچی دینی خدمت کی بنیاد پڑجائے ۔ ۲۸ مئی ۶۴ء کو پہلی مرتبه ڈاکٹر صاحب موصوف کی دعوت پر مولانا ممدوح نے اداره تحقیقات کے شرکا' اور معاونین سے خطاب فرمایا ۔ جس میں دینی تحقیقی کام کرنے والوں کے لئے چند قیمتی اصول بیان فرمائے '' (۱)

خبر یقیناً ایک بڑی خوش خبری هے ۔ لیکن توقعات کو بہت زیادہ قائم کرنا صحیح نه هوگا ۔ جو ادارے قائم هی مختلف بنیادوں پر هوں ان کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

درمیان تعاون بس ایک خاص ہی حد تک ہو سکتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ مولانا بنوری کے ادارے خالص دینی رنگ کے ہیں۔ ان کا مقصد تمامتر دین ہی کی خدمت ہے۔ ادارہ تحقیقات اسلامی اس کے برعکس اصلاً ایک علمی ادارہ ہے، گو اس کی تحقیق کا موضوع دین اسلام ہی ہو۔ اور وہی جزوی اختلاف مقصد کے ساتھ دونوں کے طریقے بھی جدا رہیں گے۔ البتہ کوشش تعاون و تفاہم کے بعد دونوں کے اختلاف میں جس حد تک کمی آ جائے، اور جس بڑی حد تک اشتراک پیدا ہو جائے۔ وہی بہت غنیمت اور موجب صد شکر ہے — (۲)

تحقیقات اسلامی کا ترجمان سہ ماہی(۳) رسالہ فکرونظر اب کچھ روز سے صدق کے تبادلہ میں موصول ہونے لگا ہے۔ اس کے دو تین نمبر دیکھ کر پتا یہ چلا کہ اس کے ڈائرکٹر فضل الرحمن خالص مستشرق ہیں، اپنے استادوں کے رنگ میں فکری حیثیت سے سو فی صدی ڈوبے ہوئے۔ انداز فکر ہی نہیں لفظ و انداز بیان تک مستشرقانہ (۴) عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ سوچا سب کچھ انگریزی میں گیا ہے۔ اور پھر اسے رک رک کر اردو عبارت میں ادا کر دیا گیا ہے۔(۵) ان کی زبان کی تہذیب اور متانت اسلوب بھی اعلا قسم کے مستشرقوں ہی کی طرح ہے۔ یعنی مجادلانہ و جارحانہ و دلازار نہیں۔ بلکہ لب و لہجہ بہت ہی سنبھلا اور جنچا تلا ہوا (۶) افسوس ہے کہ انہیں کے ساتھ مخصوص ہے۔ رسالہ کے دوسرے مضمون نگار اس میں شریک نہیں (۷) اور ایک صاحب کا تو (جو ٹھیٹھ مولوی ٹائپ کے اور معمر ہیں) خاص طور پر تکلیف دہ، اشتعال انگیز و مجادلانہ ہے۔ اور بڑے سے بڑے محدث کے حق میں بھی شاید ہر قسم کا تبرا جائز (۸) ''بینات'' کی دی ہوئی خبر کے ذکر سے اگر ''فکر و نظر'' کے لہجہ میں اتنا اعتدال پیدا ہو جائے تو یہ بھی ایک بڑی بات ہو گی۔

ہماری چند گزارشات

(۱) مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کی مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی میں تشریف آوری کی خبر ماہنامہ ''فکر و نظر'' کے قارئین کرام کے لئے نئی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہرگز نہیں - ہم اپنی جون سنہ ۶۴ کی اشاعت کے ''اخبار'' میں (ص ۹۷) اس کی تفصیل شایع کر چکے ہیں -

(۲) دورحاضر ''دین'' و ''دنیا'' کی تفریق کے ہاتھوں نالاں ہے۔ اب مدیر '' صدق '' نے دین و علم کی دوئی کا اعلان فرمادیا ہے - ان کے نزدیک مولانا محمد یوسف بنوری کا رسالہ '' بینات '' اور ان کی سر پرستی میں چلنے والے دوسرے ادارے '' خالص دینی رنگ کے ہیں '' اس کے '' برعکس '' ادارہ تحقیقات اسلامی '' اصلاً ایک علمی ادارہ ہے - ''

افسوس کہ یہ اس دین کے بارے میں '' سچی باتیں '' کہی جا رہی ہیں، جس کی تبلیغ کی ابتدا اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ (اے پیغمبر، پڑھیئے اس خدا کا نام لیکر جس نے پیدا کیا) سے ہوئی اور جس کے نبی ص کو یہ حکم تھا کہ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝ (اے پیغمبر، کہیئے کہ اے میرے پروردگار میرے علم میں اضافہ کرتا رہ) -

ہم اس ماہنامہ یا اس ادارہ کے '' دینی '' ہونے یا نہ ہونے کے متعلق خود کیا عرض کریں جب کہ اس بارے میں صحیح اور سچی بات تو اس کی ہے جو مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ہے - ہم اسی سے ہدایت کے طالب ہیں اور دست بدعا ہیں کہ وہ ہمیں اور ہمارے قارئین کو دین کی سمجھ اور دین کو دنیوی معاشرے میں نافذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ البتہ ان سطور میں مولانا محمد یوسف صاحب بنوری اور ان کی سرپرستی میں چلنے والے موقر علمی اداروں پر غیر علمی ہونے کی جو تعریض ہے ، اس پر ہمیں سخت حیرت ہے اور ملال ہم حیران ہیں کہ تاکید الذم بما یشبہ المدح کی صنعت کے اس عجیب و غریب استعمال کو جناب مدیر ''صدق'' کا ایک ادبی کرشمہ سمجھیں یا کچھ اور -

(۳) '' سہ ماہی '' نہیں بلکہ ماہنامہ !

(۴) استشراق اور مستشرقین کے بارے میں ہم پچھلے ماہ کے '' افکار '' میں اپنے خیالات پیش کر چکے ہیں - حالیہ شمارے کے '' نظرات '' میں اس سلسلے کی چند اور گزارشات پیش خدمت ہیں - ہم یہاں ان کے اعادے کی ضرورت نہیں سمجھتے - کیونکہ اگرچہ مدیر '' صدق '' کی مندرجہ بالا سطروں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مستشرقین کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے لیکن وہ خود اپنی تصنیفات میں ان مستشرقین کو بڑے سے بڑا خراج تحسین پیش کرتے رہے ہیں۔ ' فیہ ما فیہ ' کے دیباچے میں انہوں نے نکلسن (Nicholson) ماسینان (Massignon) وغیرہ سے جس درجہ عقیدت کا اظہار کیا ہے اور ان کی تفسیر میں یہودیوں کی انسائیکلوپیڈیا اور اسی قبیل کی دوسری مستشرقانہ تحریروں کی جس قدر بھر مار ہے ہم اسے مستحسن نہیں سمجھ سکتے۔ اور ان مستشرقین کے علمی معیار کے ہم اس قدر قائل نہیں جس قدر حضرت مولانا نظر آتے ہیں۔

(۵) ان مقالات کو ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب نے صرف سوچا ہی نہیں بلکہ لکھا بھی انگریزی ہی میں تھا۔ یہ مقالے پچھلے سال اس ادارے کے سہ ماہی انگریزی مجلہ اسلامک اسٹڈیز (Islamic Studies) میں شائع ہو چکے ہیں۔ یہ انگریزی مجلہ مولانا دریا بادی کی خدمت میں بھیجا جاتا رہا ہے۔ اور مولانا ممدوح پچھلے ہی سال اس کی تعریف و توصیف میں ایک شذرہ تحریر فرما چکے ہیں جس کے لئے ہم نہایت ممنون ہیں ' لیکن اب اس صنعت تجاہل عارفانہ کو کیا کہئے۔

(۶) پچھلے جملوں کے برخلاف اس جملے سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا عبدالماجد صاحب مستشرقانہ طرز عبارت کو " مولوی ٹائپ " کی تحریر سے فی الجملہ بہتر سمجھتے ہیں۔

(۷) افکار کے ذیل میں جو تحریریں تبادلہ' خیالات اور اور افہام و تفہیم کے لئے اس ماہنامے میں شایع ہوتی رہی ہیں ' ان میں سے بعض یقیناً "مولوی ٹائپ " کی تھیں۔ لیکن اس کو کیا کیجئے کہ مدیر " صدق " کا اپنا تبصرہ مغرب کے مستشرقین کے رنگ میں نہیں ' بلکہ مشرقی انداز میں صنائع معنوی کے التزام کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

(۸) یہاں علامہ تمنا عمادی کی طرف ایسی تعریض ہے جسے ہم نہ مشرقی طرز تحریر کا مثالی نمونہ کہہ سکتے ہیں نہ یہ مستشرقانہ انداز بیان ہے۔

© rasailojaraid.com